25 YEARS

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT

تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444

Tameerurdu@gmail.com ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:07 / Issue : 356 Monday 23th December 2024 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۳۵۶ مورخہ ۲۳ دسمبر ۲۰۲۴ء، بروز پیر، ۲۱ جمادی الآخر ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

قلمدانوں کی تقسیم کے بعد اب سرپرست (رابط) وزیروں کے لیے لڑائی!

رائے گڑھ، بیڑ، اورنگ آباد پونے، کولہاپور کس کے پاس کون سا ضلع؟

رپورٹ: ضمیر قاضی

ممبئی: مہایوتی حکومت میں طویل انتظار کے بعد قلمدانوں کی تقسیم کا اعلان ہوا، لیکن اب وزیروں کے درمیان سرپرست وزیر کے عہدوں کے لیے مقابلہ شروع ہوگیا ہے۔ پونے، رائے گڑھ، اورنگ آباد ناسک، بیڑ، جالگاؤں، ستارا اور یاوت مال جیسے اضلاع ان عہدوں کے لیے توجہ کا مرکز ہیں۔ بی جے پی، شیوسینا اور این سی پی کے وزراء ایک ہی اضلاع میں ان عہدوں کے لیے کوشاں ہیں۔ ذرائع کے مطابق سرپرست وزراء کی تقرری میں اتفاق رائے پیدا کرنے کے لیے کچھ دن لگ سکتے ہیں۔ 23 نومبر کو مہایوتی اتحاد نے 288 میں سے 237 نشستیں جیت کر اقتدار میں واپسی کی۔ تاہم، 5 دسمبر کو وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور نائب وزرائے اعلیٰ ایکناتھ شندے اور اجیت پوار نے حلف اٹھایا۔ اتحادی جماعتوں کے درمیان وزارتی قلمدانوں پر کشمکش کے باعث کابینہ میں توسیع مزید 10 دن تاخیر کا شکار رہی۔ آخرکار، سردی کے اجلاس سے ایک دن قبل، ناگپور کے راج بھون میں 33 کابینہ وزیروں اور 6 ریاستی وزیروں نے حلف لیا۔ ہفتہ کی رات تک، وزیر اعلیٰ سمیت کل 42 وزراء کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا۔ جیسا کہ توقع تھی، وزیر اعلیٰ فڑنویس نے اہم قلمدانوں جیسے کہ داخلہ، توانائی، عمومی انتظامیہ، انصاف اور قانون کو اپنے پاس رکھا۔ نائب وزیر اعلیٰ شندے کو شہری ترقی، رہائش اور عوامی تعمیرات (پروجیکٹس) کا قلمدان دیا گیا، جبکہ نائب وزیر اعلیٰ پوار کو مالیات اور منصوبہ بندی کے ساتھ اہم ایکسائز ڈیپارٹمنٹ بھی سونپا گیا۔ زیادہ تر وزراء نے پچھلی حکومت کے اپنے قلمدان برقرار رکھے۔ تاہم، اب سرپرست وزراء کے عہدوں کے لیے مقابلہ شدید ہوگیا ہے۔ رائے گڑھ میں سب سے زیادہ تنازع ہے، جہاں این سی پی کی ادیتی تٹکرے اور شیوسینا کے بھارت شیٹھ گوگاوالے کے درمیان سخت مقابلہ ہے۔ حکومت کی تشکیل سے پہلے ہی، کرجت کے شیوسینا ایم ایل اے مہندر تھورے نے کھلے عام کہا تھا کہ تٹکرے کو سرپرست وزیر نہیں بنایا جانا چاہیے۔ پونے میں نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کے سرپرست وزیر رہنے کا امکان ہے، لیکن بی جے پی کے سینئر رہنما چندرکانت پاٹل بھی اس عہدے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اگر پونے میں انہیں موقع نہیں ملتا تو وہ اپنے آبائی ضلع کولہاپور کے لیے دباؤ ڈالیں گے۔ کولہاپور میں دو وزراء، حسن مشرف اور پرکاش ابٹکر ہیں۔ مشرف سینئر ہیں، لیکن ابٹکر بھی اس عہدے کے خواہاں ہیں۔ بیڑ میں، کزنز پنکجا منڈے اور دھننجے منڈے، جو دونوں وزیر ہیں، سرپرست وزیر کے عہدے کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ دھننجے منڈے کے ساتھی ایک قتل کیس میں ملوث ہونے کے الزام میں تنقید کی زد میں ہیں، جہاں انتخابات کے بعد مقامی سرپنچ سنتوش دیشمکھ کو بے رحمی سے قتل کر دیا گیا تھا۔ اس تنازع کے پیش نظر، امکان ہے کہ پنکجا منڈے کو سرپرست وزیر بنایا جائے گا۔ جالگاؤں میں شیوسینا کے گریش مہاجن، سنجے ساوکیرے اور گلاب راؤ پاٹل سرپرست وزیر کے عہدے کے لیے میدان میں ہیں، اور مہاجن اور پاٹل دونوں اس کے لیے بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ اورنگ آباد میں، شندے گروپ کے وزیر سنجے شرسات نے کھلے عام کہا ہے کہ وہ ضلع کے سرپرست وزیر ہوں گے۔ تاہم، بی جے پی کے اتل ساوے بھی اس عہدے کے خواہاں ہیں۔ تمام اضلاع میں سرپرست وزیر کے عہدوں کی حتمی تقسیم کے لیے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو اتحادی جماعتوں کے درمیان توازن قائم کرنے کے لیے بہت احتیاط سے کام لینا پڑے گا۔

آپ کا نام خالد، میراں حیدر، شرجیل

امام یا گلفشاں ہے تو آپ کی شنوائی نہیں ہوگی

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم آئین پر گفتگو کر رہے ہیں۔ یہ اہم اسلئے ہے کہ (جمہوریت کے) دوسرے ستون کے کچھ لوگ تو ایشور سے بات کرنے لگے ہیں۔ بھگوان کو کتنا کام ہے، کسی کی نوکری لگوانی ہے، کسی کی شادی کروانی ہے، کسی کو الیکشن جتوانا ہے۔ تو کس کی پرچی نکلے گی، کس کی عرضی لگے گی پتہ نہیں، اس لئے اچھا ہے کہ ہم آئین کے دائرہ میں بات کررہے ہیں۔ جب سے میں اس ایوان میں آیا ہوں نہرو پر بہت بات ہوتی ہے۔ میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ ۲۰۱۴ء کا الیکشن، ۲۰۱۹ء کا الیکشن اور ۲۰۲۴ء کا الیکشن جواہر لال نہرو نہیں ہارے، اپوزیشن ہارا ہے، کانگریس ہاری ہے، آپ ۱۰۰ رسال بھی الیکشن جیتیں گے تب بھی نہرو کو وہیں کھڑا پائیں گے کیونکہ نہرو آمریت کیخلاف پارلیمانی جمہوریت کی علامت ہیں۔ نڈا صاحب نے جے پی کا ذکر کیا۔ جے پرکاش ایسے آدمی تھے کہ جب ان پر تنقید نہیں ہوتی تھی تو 'چھدم' نام سے خود اپنی تنقید خود ہی کرتے تھے۔ کشمیر کے موضوع پر جے پی نے نہرو کو جو چٹھی لکھی تھی یا ایمرجنسی کے وقت اندرا جی کو جو چٹھی لکھی تھی، وہ چٹھی اگر آج منوج کمار جھا اپنے نام سے کاپی پیسٹ کر دے تو جناب عالی شام تک میں ٹی وی کے مباحثوں میں ویلن بن جاؤں گا۔ چونکہ ایم پی ہوں اس لئے یو اے پی اے بھلے ہی نہ لگے مگر بہت سی تہمتیں ضرور لگ جائیں گی۔ دونوں طرف (اپوزیشن اور حکمراں محاذ کی جانب سے) ایسی باتیں ہورہی ہیں کہ میری قمیص سفید، تمہاری گدلی، ذرا آئین کی قمیص بھی دیکھ لو، وہ گدلی نہ ہو، اس پر داغ نہ لگے، یہی ہمارا نصب العین ہونا چاہئے۔ آج سے ۲۵ رسال بعد میں اس ایوان میں نہیں ہوں گا۔ ہم میں سے بہت سے لوگ اس وقت نہیں ہوں گے، جب آئین کے ۱۰۰ ربرسوں پر گفتگو ہورہی ہوگی مگر لوگ تجزیہ کریں گے بالکل اسی طرح جیسے آج ہم کررہے ہیں کہ نہرو کو یہ کرنا چاہئے تھا، نہرو نے وہ نہیں کیا۔ ۱۰۰ رسال بعد کوئی آپ کے بارے میں بھی نکتہ چینی کرے گا، وہ بھی اچھا نہیں لگے گا۔ ٹائم مشین نہیں ہے ورنہ میں اپنے ساتھیوں کو ۱۹۴۶ء، ۱۹۴۷ء میں لے جاتا، دونوں طرف خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں، مندر میں گائے کاٹ کر پھینکی جارہی تھی، مسجد میں سور پھینکے جارہے تھے۔ اُس دور میں ایک ایسے ملک کی تعمیر کا عزم کرنا (معمولی بات نہیں ہے۔) غلطیاں ہوئی ہوں گی مگر آپ ویلن کیوں بناتے ہو۔ آپ سے بھی غلطیاں ہوتی ہیں، ہم سے بھی ہوئی ہیں۔ جب ہم ایسے لیڈروں پر تبصرہ کرتے ہیں تو یہ بھول جاتے ہیں کہ ۴۷ء میں اس ملک کی کیا حالت تھی۔

سرپنچ کے قاتلوں کو سخت سزا دی جائے گی

بیڑ کی عوام کے لیے ہمیشہ دستیاب ہوں: ایس پی نوینت کاوت

بیڑ، 22 دسمبر (تعمیر نیوز): آئی پی ایس افسر نوینت کاوت کو بیڑ ضلع کا سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے ہفتہ کی رات 11 بجے عہدہ سنبھالا اور فوری طور پر کام شروع کر دیا۔ اتوار کی صبح ایس پی کاوت نے سینئر پولیس افسران کے ساتھ میٹنگ کی، ضلع کی صورتحال کا جائزہ لیا اور کئی ہدایات جاری کیں۔ اس میٹنگ کے بعد انہوں نے میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو واضح کیا اور ضلع میں عوام کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اپنی وابستگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ وہ 24 گھنٹے چوکس رہیں گے تاکہ عوامی تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے اور قانون و انصاف کو برقرار رکھنے کے لیے پوری محنت کریں گے۔ مزید برآں، انہوں نے مقامی حکام کے ساتھ تبادلۂ خیال کرنے اور ضلع کے مسائل کے حل کے لیے مزید ہدایات جاری کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس سے پہلے نوینت کاوت لوناولہ اور عثمان آباد میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اور اورنگ آباد میں اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس کے طور پر کامیابی کے ساتھ خدمات انجام دے چکے ہیں۔ بیڑ میں سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے طور پر یہ ان کی پہلی تقرری ہے۔ عہدہ سنبھالنے کے بعد انہوں نے اپنی ترجیحات واضح کرتے ہوئے کہا کہ عوام کا تحفظ ان کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ قانون سب کے لیے برابر ہے اور قانونی ضوابط اور اصولوں کی پابندی ضروری ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ جو لوگ قانون کی خلاف ورزی کریں گے یا ضلع میں غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہوں گے، ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کو برداشت نہیں کیا جائے گا اور ضلع کو پرامن رکھنے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ مفرور مجرموں کو گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے گی۔ حالیہ گرفتاریوں کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ ملزمان نے تفتیش کے دوران سابقہ جرائم کا اعتراف کیا ہے، جوان کی شمولیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اتوار کی صبح بیڑ ضلع کے سینئر پولیس افسران کو اس صورتحال سے آگاہ کیا گیا۔ اس موقع پر ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سچن پانڈکر، ڈپٹی ایس پیز وشوامبھار گولڈے، اُمیش کستورے، لوکل کرائم برانچ انسپکٹر عثمان شیخ، شیتل کمار بلّال، ماروتی کھیدکر، شیوجی بندے واد، اشوک موڈی راج، سری گڈ اور ڈپٹی ایس پی کلکرنی سمیت دیگر افسران موجود تھے۔ کل، بیڑ ضلع کے افسران کو ایک میٹنگ میں اپنے فرائض ایمانداری سے نبھانے کی ہدایات دی جائیں گی۔ جھوٹے مقدمات پر سخت نگرانی: بیڑ ضلع میں کئی افراد غریب اور کمزور طبقے کے لوگوں کو ہراساں کرنے کے لیے جھوٹے مقدمات درج کرواتے ہیں۔ ایسے اقدامات کو روکنے کے لیے ایس پی نوینت کاوت نے ان افراد پر سخت نظر رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جالنہ ضلع خواتین اسپتال میں گھوٹالوں کے جاری ہونے کا عام آدمی پارٹی نے لگایا الزام

جالنہ ویمن ہسپتال میں مریضوں کو خانگی دواخانوں میں ریفر کرنے کا بھی الزام

جالنہ (محمد اظہر فاضل) عام آدمی پارٹی کے عہدیداروں نے آج سنسنی خیز بیان دیتے ہوئے جالنہ ضلع خواتین کے اسپتال میں بڑے پیمانے پر گھوٹالے کے جاری ہونے کا الزام لگایا۔ عام آدمی پارٹی جالنہ کارکنوں نے الزام لگایا ہے کہ ڈسٹرکٹ ویمن ہسپتال میں آنے والی مریضوں کو کسی نہ کسی وجہ سے دوسرے پرائیویٹ ہسپتالوں میں ریفر کیا جارہا ہے۔ عاپ کے عہدیداروں نے مطالبہ کیا ہے کہ اس معاملے کی تحقیقات کی جائیں اور جو بھی اس قسم کی حرکت میں ملوث ہے اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اے اے پی کے عہدیداروں نے یہ بھی انتباہ دیا ہے کہ اگر ضلع اسپتال سے مریضوں کو ریفر کرنے کا سلسلہ بند نہیں کیا گیا تو عام آدمی پارٹی سڑکوں پر آکر احتجاج کرے گی۔ جالنہ کے گاندھی چمن علاقے میں واقع سرکاری خواتین کا اسپتال اب ریفر اسپتال بن گیا ہے۔ جبکہ غریبوں اور نادار شہریوں کے لئے بچوں اور خواتین کے مفت علاج و عالجہ کے لئے یہ ہسپتال ہے۔ یہ بات سامنے آئی ہے کہ جب خواتین مریض علاج کے لیے اسپتال میں داخل ہوتی ہیں تو ڈاکٹر انہیں کسی نہ کسی وجہ سے نجی اسپتالوں میں ریفر کر دیتے ہیں۔ لیکن غریب مریض اس پر بات کرنے سے انکاری ہیں۔ غریبوں کے پاس پرائیویٹ اسپتالوں میں علاج کرانے کے لیے معقول رقم نہیں ہوتی ہے لیکن اسکے باوجود بچوں اور خواتین کے اسپتالوں سے رجوع کرانے سے غریبوں کو سخت تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مریضوں کی جانب سے انتظامیہ سے اس طرف توجہ دینے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ عام آدمی پارٹی کے فیروز باغبان نے الزام لگایا کہ سرکاری ہسپتال میں زیر علاج مریضوں کو پرائیویٹ ہسپتالوں میں بھیج کے ہر ماہ لاکھوں روپے کا گھپلہ کیا جارہا ہے۔ آج مورخہ 22 دسمبر بروز اتوار دوپہر دو بجے فیروز باغبان نے ویمن ہاسپٹل کے کچھ مریضوں سے ملنے کے بعد اسکے خلاف جلد ہی تحریک شروع کرنے کا انتباہ دیا ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے ضلعی انتظامیہ اور سپرنٹنڈنٹ آف پولس کو سرکاری ہاسپٹل میں جاری ان گھوٹالوں پر توجہ مرکوز کرنے اور اس معاملے کی جانچ کرنے کی اپیل کی ہے۔ اس موقع پر سنجوگ ہیوالے، ضلع صدر عام آدمی پارٹی، فیروز باغبان نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہی ہے۔

رکن اسمبلی ارجن راؤ کھوتکر نے جالنہ کارپوریشن میں شہر

میں آبی فراہمی سے متعلق جائزہ اجلاس لیا

جالنہ (محمد اظہر فاضل) شہریان جالنہ کو ہو رہی آبی قلت کے پیش نظر اسے صحیح سمت دینے کی خاطر آج مورخہ ۲۱ دسمبر کو دوپہر بارہ بجے رکن اسمبلی جالنہ ارجن راؤ کھوتکر نے جالنہ سٹی میونسپل کارپوریشن میں پانی کی فراہمی کے سلسلے میں جائزاتی میٹنگ لی۔ اس موقع پر جالنہ سٹی میونسپل کارپوریشن کے کمشنر اور ایڈمنسٹریٹر سنتوش کھانڈیکر، محکمہ واٹر سپلائی کے تمام افسران اور ملازمین موجود تھے۔ اجلاس میں کارپوریشن عملے کے علاوہ کثیر تعداد میں شہریان نے موجود رہ کر اپنے متعلق مختلف مسائل کو اٹھایا۔ شہر میں ہموار اور باقاعدہ پانی کی فراہمی کے لیے ایم ایل اے ارجن راؤ کھوتکر نے موجود عملے کو ہدایات جاری کرتے ہوئے آبی وسائل کو سیدھا کرنے کی ہدایت دی۔ اس موقع پر سنتوش کھانڈیکر نے میونسپلٹی کے ذریعہ چلائی جارہی مختلف اسکیموں اور سرگرمیوں کے متعلق معلومات فراہم کی اور ساتھ ہی سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر میونسپل چارٹر کو جلد منظوری مل جاتی ہے تو اس سے فوری طور پر آسامیاں بھر کی جاسکتی ہے جس سے میونسپلٹی کے کام میں مدد ملے گی۔ اس جائزاتی نشست میں سیاسی قائد شاہ عالم خان بھاسکر امبیکر، انرودھ کھوتکر، وشنو پاچپھولے، راجیش راوت، آنر۔ اشوک پانگارکر، سنیل کنگاونکر، بھاسکر مگرے، راجندر راکھ، پنڈت راؤ بھوتیکر، راہول ہیوارالے، روی راوت، انور بیگ، سندھیا دیٹھے، مسٹر راجندر جادھو، راہول رتناپارکھے، دیگر موجود تھے۔ اس موقع پر شہر کارپوریشن کے تمام افسران، ملازمین، سینی ٹیشن انسپکٹر، تاجر اور شہریوں کی بڑی تعداد موجود تھیں۔

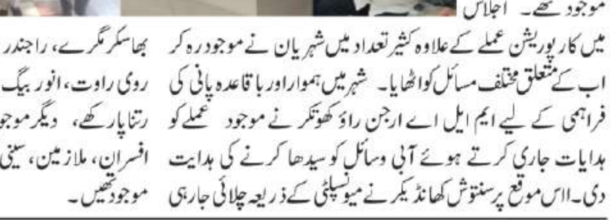

اگر راشن دکان دار پیسے مانگ رہا ہو تو

تحصیلدار یا مجھ سے رابطہ کریں: خورشید عالم

بیڑ (نمائندہ): بیڑ شہر کے راشن دکان داروں کا رویہ کب کیسا ہوگا، یہ کہنا مشکل ہے۔ وقت پر راشن نہ دینا، دینے پر قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرنا، اور راشن کارڈ رکھنے والوں کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آنا عام بات ہوگئی ہے۔ اب تو کے وائی سی کے نام پر کارڈ ہولڈرز سے 100 روپے وصول کرنے کی لوٹ مچا دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، راشن نکالنے کے لیے کے وائی سی کے بہانے لوگوں کے انگوٹھوں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ دسمبر کے مہینے کا ٹرانزیکشن بھی کیا جا رہا ہے، لیکن مستحقین کو اس کی کوئی اطلاع نہیں دی جا رہی۔ یہ سوال اٹھ رہا ہے کہ جن کا ٹرانزیکشن ہو چکا ہے، کیا انہیں دسمبر کا راشن ملے گا یا نہیں؟ اور کیا اس پر اعلیٰ حکام کی توجہ دی جائے گی یا نہیں؟ بیڑ کے راشن دکان دار اپنی من مانی کر رہے ہیں۔ اپنی مرضی سے نئے نئے قوانین لاگو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ غریب مستحقین کو کے وائی سی کے نام پر الجھا کر راشن ہڑپنے کا گورکھ دھندہ چل رہا ہے۔ جبکہ حکومت کی جانب سے کے وائی سی مفت ہے، لیکن پھر بھی اس کے نام پر 100-100 روپے مانگے جا رہے ہیں۔ اس بارے میں جب ہم نے بیڑ کے تحصیلدار چندرکانت شیلکے سے بات کی، تو انہوں نے کہا کہ کے وائی سی مفت ہے۔ لہٰذا، شہریوں سے درخواست ہے کہ اگر آپ کا راشن دکان دار کے وائی سی کے لیے پیسے مانگ رہا ہو، تو فوراً مجھ سے (موبائل نمبر: 9822887039 - خورشید عالم) یا چندرکانت شیلکے (موبائل نمبر: 9595184545) سے رابطہ کریں۔ یہ اپیل نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے بیڑ شہر کے صدر اور سابقہ صدر خورشید عالم نے کی ہے۔

ملیہ اسکول بھالدار پورہ

میں یوم ریاضی کا انعقاد

بیڑ (نامہ نگار) معروف ریاضی دان سری نواسن کے یوم پیدائش کے موقع پر ملیہ اسکول بھالدار پورہ بیڑ میں یوم ریاضی کا انعقاد کیا گیا اس موقع پر طلباء و طالبات نے ریاضی کے اصولوں پر مشتمل مختلف توضیحات و ماڈل پیش کی نیز اساتذہ معلمات نے بھی ریاضی کی اہمیت اور موجودہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس کی ترقی میں ریاضی کے کلیدی کردار کو واضح کیا اس موقع پر طلباء و طالبات کی بہترین کارکردگی کو ادارہ کی سکریٹری محترمہ صبیحہ خانم باجی نے سراہا اس یوم کو کامیاب بنانے میں صدر معلمہ کنیز فاطمہ اور انچارج صدر معلمہ رضوانہ قادری و جمیع اسٹاف نے سعی کی۔

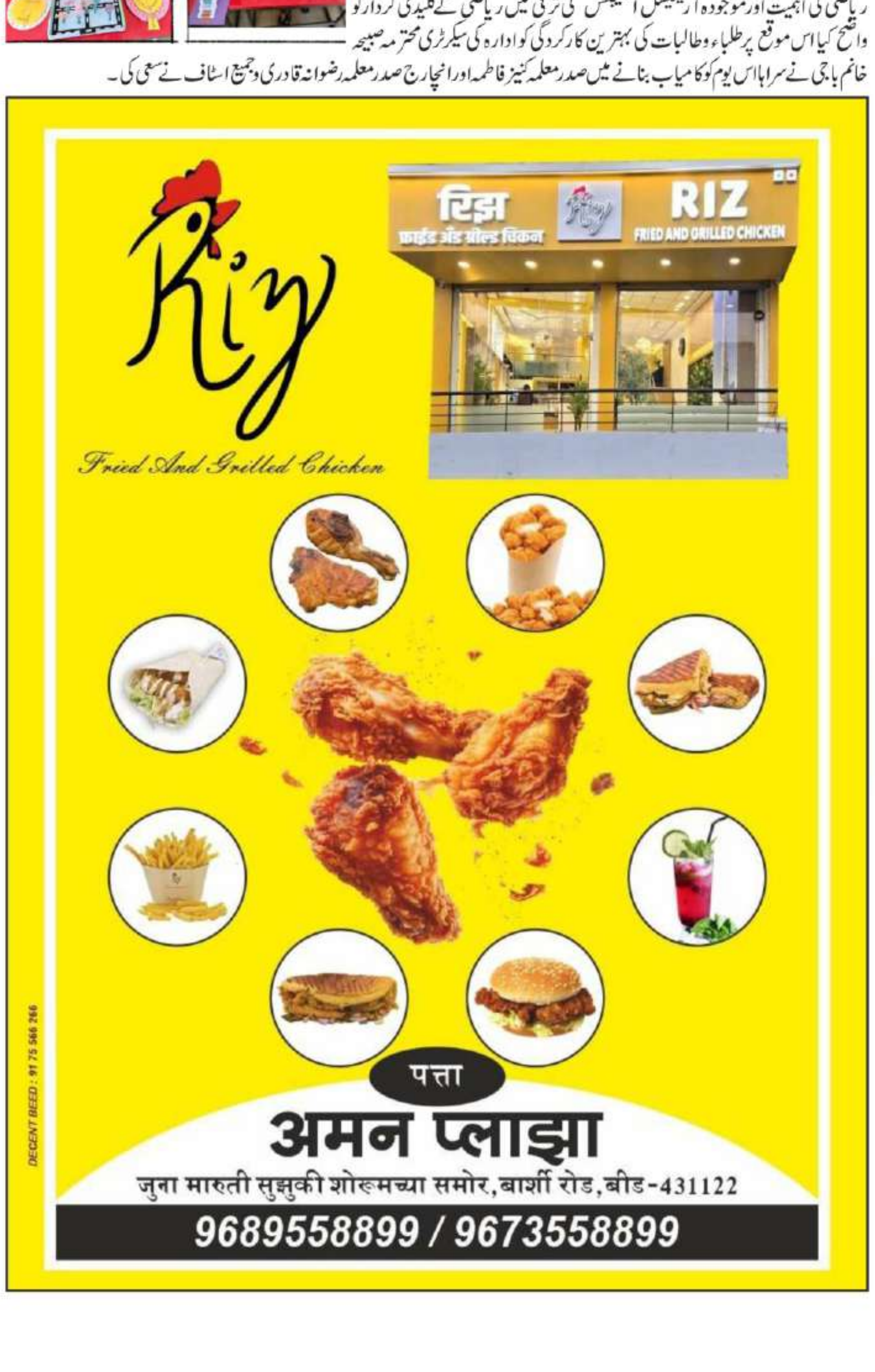

اورنگ آباد: یہ شہر نہیں محبتوں کا گلستاں ہے

اورنگ آباد دکن کی وہ عظیم سرزمین ہے جو اپنی تاریخی، روحانی، اور ثقافتی وراثت کی وجہ سے منفرد مقام رکھتی ہے

اورنگ آباد/ (خان افراء تسکین) مائنڈز ان موشن فاؤنڈیشن کی جانب سے ایجوکیشن ایکسپو میں ایک خوبصورت تخلیقی منظر پیش کیا گیا، جس نے اورنگ آباد کی تاریخ کو زندہ کر دیا۔ اورنگ آباد، دکن کی وہ عظیم سرزمین ہے جو اپنی تاریخی، روحانی، اور ثقافتی وراثت کی وجہ سے منفرد مقام رکھتی ہے۔ یہ شہر نہ صرف اپنی شاندار عمارتوں اور دروازوں کی وجہ سے مشہور ہے بلکہ اس کے گہرے روحانی پس منظر اور صوفیانہ رنگ نے اسے ممتاز حیثیت عطا کی ہے۔

دکن کی پرانی دلی: اورنگ آباد کو دکن کی پرانی دلی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ شہر مغل دور کی عظیم ثقافت اور فنِ تعمیر کا مرکز رہا ہے۔ یہاں کی گلیاں، محلّے، اور تاریخی مقامات ماضی کی شان و شوکت کی جھلک دکھاتے ہیں۔ بی بی کا مقبرہ، جو تاج محل کی جھلک پیش کرتا ہے، اورنگ آباد کی خوبصورتی اور تاریخی عظمت کا ایک نمونہ ہے۔

دروازوں کا شہر: اورنگ آباد کو "دروازوں کا شہر" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شہر میں مختلف تاریخی دروازے موجود ہیں جو ماضی کی شان و شوکت کا اظہار کرتے ہیں۔ ان میں دہلی دروازہ، مکائی دروازہ، اور روشان دروازہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ یہ دروازے نہ صرف شہر کی حفاظت کے لیے بنائے گئے تھے بلکہ ان کی تعمیرات میں آرٹ اور فن کی جھلک بھی نمایاں ہے۔ تاہم، وقت کے ساتھ ان تاریخی دروازوں کی حالت خستہ ہو چکی ہے، اور ان کی مرمت اور حفاظت کے لیے اقدامات کی ضرورت ہے۔

صوفیوں کی سرزمین: یہ سرزمین صوفیائے کرام کی برکتوں سے معطر ہے۔ حضرت صوفی سراج الدین اور حضرت ولی اللہ کی درگاہیں یہاں موجود ہیں جو لوگوں کے روحانی سکون کا ذریعہ ہیں۔ یہاں کے صوفیانہ ماحول نے اس شہر کو روحانیت کا مرکز بنا دیا ہے۔

سراج و ولی کا وطن: اورنگ آباد وہ مقام ہے جہاں سراج الدین اورنگ آبادی جیسے معروف شاعر کی پیدائش ہوئی، جنہوں نے اردو شاعری کو ایک مقام بخشا۔ ان کی لکھی گئی غزلیں اور نظمیں پورے ہندوستان میں آج بھی پسند کی جاتی ہیں۔

ہمارا اورنگ آباد: اورنگ آباد کا ذکر اس کی خوبصورتی اور اہمیت کے بغیر نامکمل ہے۔ یہاں کے لوگ، تہذیب، اور رسم و رواج آج بھی اپنی قدیم روایتوں کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ یہ شہر نہ صرف دکن بلکہ پورے ہندوستان کی شان ہے۔

اورنگ آباد، دروازوں کا شہر، صوفیوں کی سرزمین، اور دکن کی پرانی دلی، ہمارا فخر اور ہماری شناخت ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جو ہر دل کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور یہاں کا ہر منظر انسان کو ماضی کی شاندار تاریخ میں لے جاتا ہے۔

"یہ شہر نہیں محبتوں کا گلستاں ہے
ہر سنگِ در پہ لکھا دل کا فسانہ ہے"

SINCE 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

'مسٹر پرفیکشنسٹ' نے انڈسٹری چھوڑنے کا اعلان کیوں کیا؟

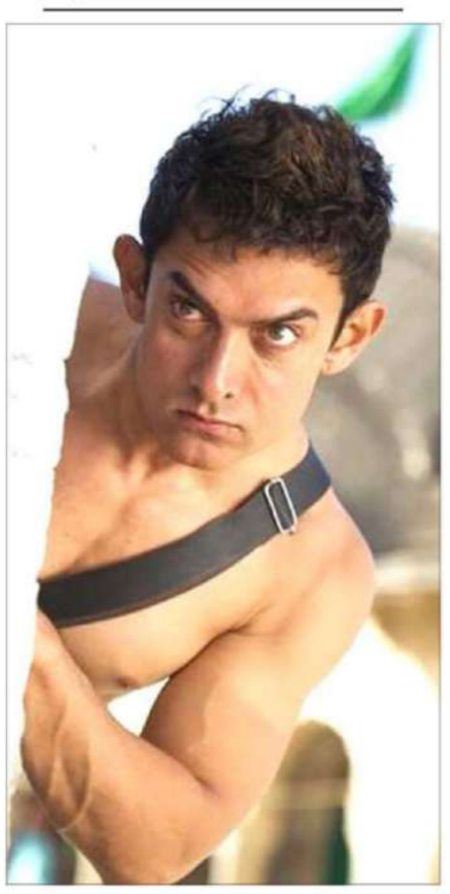

مسلسل چار دہائیوں تک بالی وُڈ میں کامیابی کے جھنڈے گاڑنے والے عامر خان نے کورونا وبا کے دوران اداکاری چھوڑنے کے متعلق سوچ بچار شروع کر دی تھی۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں عامر خان نے کہا ہے کہ 'کورونا وبا کے دنوں میں ایک مرتبہ کام کے دوران مجھے خیال آیا کہ میں نے اپنی ساری عمر سینما کی اس جادوئی دنیا کو دے دی حتیٰ کہ میری جوانی بھی اسی انڈسٹری میں گزر گئی۔' ان کا یہ کہنا کچھ غلط بھی نہیں، عامر خان نے ایک عرصے تک انڈین سینما کے ثقافتی ورثے کو ترتیب دینے میں اپنا کردار ادا کیا اور پھر وہ بالی وُڈ کے ایک بڑے اداکار بنے۔ عامر خان نے ہندی سینما کو ایسی شاندار فلمیں دی ہیں جو نہ صرف ہندی سمجھنے والے فلم بینوں میں مقبول ہوئیں بلکہ انہوں نے عالمی سطح پر بھی انڈین سینما کو شہرت بخشی۔ عامر خان نے 'تھری ایڈیٹس'، 'دنگل' اور 'تارے زمیں پر' جیسی سپر ہٹ فلمیں دیں۔ ان کی فلم 'لگان' سنہ 2002 میں آسکرز ایوارڈ کے لیے نامزد ہوئی تھی۔ 70 کی دہائی سے اپنے فلمی سفر کی شروعات کرنے والے عامر خان کہتے ہیں کہ 'کام میں الجھے رہنے کی وجہ سے اپنی ذاتی زندگی پر کوئی خاص توجہ نہیں دے سکا۔' وہ بتاتے ہیں کہ 'مجھے سب کچھ کھونے کا احساس کافی دیر سے ہوا اور جب ہوا تو پھر اس پر میرا فوری ردعمل یہ تھا کہ میں نے بہت کام کر لیا ہے، اب فلمیں چھوڑ دینی چاہیں۔' اس کے بعد عامر خان کے بچوں نے انہیں اس بات پر راضی کیا کہ انہیں اداکاری سے ریٹائرمنٹ نہیں لینی چاہیے۔ عامر خان بتاتے ہیں کہ 'میں اپنے خیال میں طے کر چکا تھا کہ میں چھوڑ دوں گا لیکن پھر میں نے نہیں چھوڑی۔' آئندہ برس مارچ میں 60 سال کی عمر کو پہنچنے والے عامر خان اب فلموں میں دوبارہ کام کرنا چاہتے ہیں۔ وہ نئے ٹیلنٹ کو سامنے لانے کے لیے 'عامر خان پروڈکشن' کے پلیٹ فارم کے استعمال کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔

جب دلیپ کمار پر 'پاکستان کے لیے جاسوسی کرنے کا الزام لگا اور نشانِ امتیاز ملنے پر ہنگامہ برپا ہوا

بہ شکریہ بی بی سی اردو

'اگر ہم دلیپ کمار کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں تو دنیا میں کون ہماری اس بات پر یقین کرے گا کہ ہم اپنے ملک میں بسنے والے مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں؟'

یہ انڈیا کے معروف صحافی ویر سنگھوی کے ایک مضمون کا آخری جملہ ہے جو 18 جولائی 1999 کو 'دی ٹیلیگراف' میں شائع ہوا تھا۔ دراصل یہ مضمون اس شور شرابے کے بعد تحریر کیا گیا تھا جب بالی وڈ کے معروف اداکار دلیپ کمار کو پاکستان نے اپنا اعلیٰ ترین شہری اعزاز 'نشان امتیاز' سے نوازا تھا۔

اُس وقت مہاراشٹر میں شیوسینا کے رہنما بالا صاحب ٹھاکرے نے دلیپ کمار کی جانب سے اس اعزاز کو قبول کرنے پر اعتراض کیا تھا جبکہ مظاہرین کی جانب سے دلیپ کمار کے گھر کے سامنے ہنگامہ برپا کیا گیا تھا۔

اس واقعے کا تذکرہ معروف اداکار رشی کپور نے بھی کیا ہے جو دلیپ کمار کی سوانح 'دلیپ کمار: دی سبسٹینس اینڈ دی شیڈو' میں درج ہے۔

رشی کپور نے اپنے والد راج کپور اور دلیپ کمار کی قربت کے بارے میں بات کرتے ہوئے بتایا کہ 'جب یوسف انکل (دلیپ کمار) کو بالا صاحب ٹھاکرے کی جانب سے نشان امتیاز وصول کرنے پر اعتراض کا سامنا کرنا پڑا اور ان کے بنگلے کے باہر مظاہرے ہوئے اور ہماری صنعت کے ظالمانہ رویے کے تسلسل میں فنکار برادری سے کوئی بھی آگے نہیں آیا تو اس موقع پر یوسف انکل نے ایک انٹرویو دیا جس میں انھوں نے کہا کہ 'میں آج اپنے دوست راج کو بہت یاد کر رہا ہوں، وہ میرے یا کسی دوسرے فنکار کے خلاف اس ایجیٹیشن کو بغیر جواب کے جانے نہیں دیتے تھے۔۔۔'

'اُس وقت پاپا نہیں رہے تھے (راج کپور دس سال قبل 1988 میں وفات پا چکے تھے) لیکن اس بات نے ہمیں اتنا فخر محسوس کرایا کہ یوسف انکل جیسا کوئی دانشور ہمارے والد کو یاد کر رہا ہے اور انھیں ایک نڈر آدمی ہونے کا کریڈٹ دے رہا ہے جو ایسی کسی آزمائش پر اٹھ کھڑا ہوتا تھا۔'

دلیپ کمار سات جولائی 2021 کو 98 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے اور اگر آج وہ زندہ ہوتے تو آج کے دن یعنی 11 دسمبر کو اپنا 102 واں جنم دن منا رہے ہوتے۔

اس مضمون میں ہم دلیپ کمار کے ساتھ جڑے چند تنازعات کا ذکر کر رہے ہیں جو پاکستان کے ساتھ اُن کے تعلق اور مسلمان ہونے کی وجہ سے وقتاً فوقتاً سر اٹھاتے رہے۔

مصنف ویر سانگھوی کے مطابق دلیپ کمار کی انڈیا میں مقبولیت ایک طرف لیکن مسلمان ہونے کی وجہ سے انھیں بار بار جس امتحان سے گزرنا پڑا ہے وہ ایک الگ کہانی ہے۔

اس بات کا احساس دلیپ کمار کو بھی تھا جو انڈیا کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کے ہیرو تھے اور ان کے سماجی اور فلاحی منصوبوں کو آگے بڑھانے کے لیے اپنی مقبولیت کا بھرپور استعمال کرتے تھے۔

یوسف خان عرف دلیپ کمار

یوسف خان 11 دسمبر 1922 کو غیر منقسم ہندوستان کے شہر پشاور (موجودہ پاکستان) کے محلہ قصہ خوانی میں پیدا ہوئے اور پھر کم عمری میں ہی اپنے والدین کے ساتھ بمبئی چلے آئے۔

اگرچہ تقسیم ہند سے قبل ہی وہ فلم 'جوار بھاٹا' کے ذریعے فلمی دنیا میں آ گئے تھے لیکن اس سے قبل انھیں اپنا مسلم نام بدلنا پڑا تھا کیونکہ اس زمانے کی فضا شاید کچھ ایسی تھی جس میں ہندوستان میں مسلم نام کو مبینہ طور پر پزیرائی نہیں مل سکتی تھی۔

اگرچہ یوسف خان کے سامنے سکرین کے لیے کئی ناموں کی تجویز پیش کی گئی لیکن انھوں نے 'دلیپ کمار' کو منتخب کیا۔

اگر اس زمانے کی بات کی جائے تو نام بدلنے کا قصہ یوسف خان تک محدود نہ تھا۔ اداکارہ مہ جبین یا نو مینا کماری کے نام سے شہرت حاصل کر چکی تھیں، ممتاز جہاں بیگم نے مدھوبالا کے نام سے لوگوں کے دلوں پر راج کیا جبکہ حامد علی خان کا نام اجیت اور قاضی بدرالدین کا نام جانی واکر نظر آتا تھا۔

اگرچہ اشوک کمار، دیو آنند اور گرو دت کے نام بھی بدلے ہوئے ہیں لیکن معروف صحافی اور فلم نقاد ضیا السلام کے مطابق اُس سے اُن کا مذہب بدلتا نظر نہیں آتا ہے یعنی وہ ہندو تھے اور انھوں نے بدلے ہوئے ہندو نام ہی اپنائے۔

بہرحال تقسیم ہند کے بعد فلم انڈسٹری میں یہ مفروضہ گشت کرتا رہا تھا کہ مسلم نام کو شاید وہ پزیرائی نہ ملے جو آج شاہ رخ خان، سلمان خان، عامر خان اور سیف علی خان وغیرہ کو حاصل ہے۔

دلیپ کمار کو گرفتاری کا خطرہ

بہرحال دلیپ کمار سے متعلق ایک واقعے کا ذکر صحافی ویر سنگھوی اور ان کی سابق اہلیہ اور صحافی ملاویکا سنگھوی نے بھی کیا ہے کہ کس طرح دلیپ کمار کو ایک واقعے کی وجہ سے گرفتاری کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔

ملاویکا نے دس جولائی 2021 کے اپنے ایک مضمون

بقول ویر سنگھوی: 'مجھے اپنے والد کے چہرے پر صدمے کے تاثرات واضح طور پر یاد ہیں جب دلیپ کمار نے انھیں بتایا کہ ان پر پاکستانی جاسوس ہونے کا الزام لگایا گیا ہے اور شاید وہ گرفتار ہو سکتے ہیں۔ ان دنوں دلیپ کمار انڈیا کے 'عظیم سیکولر' فلمی ستارے تھے، جنھیں ان کی وطن پرستی کے لیے جانا جاتا تھا۔ کوئی کیسے سوچ سکتا ہے کہ ایسا آدمی جاسوس ہے؟'

ملاویکا لکھتی ہیں کہ انھیں بھی یہ واقعہ یاد ہے لیکن جب ہم نے اس کے متعلق معروف صحافی جتن دیسائی سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ انھیں پاکستان کی جانب سے نشان امتیاز دیے جانے اور بالا صاحب ٹھاکرے کی جانب سے اعتراضات اور اس پر کھڑے ہونے والے تنازعات تو یاد ہیں لیکن یہ واقعہ یاد نہیں، حالانکہ ہم دلیپ کمار کو نہرو کے خوابوں کا انڈیا بنانے والے اداکار کے طور پر جانتے ہیں۔

تاہم انھوں نے کہا کہ دلیپ کمار جیسا بڑا اداکار ذات پات، مذہب و ملت اور جغرافیائی حدود سے اوپر ہوتا ہے اور ان پر اس قسم کے الزامات لگانا بدقسمتی ہے۔

بہرحال ویر سنگھوی کے مطابق انھیں گھر میں ہونے والی سرگوشیاں، غم و غصہ، مایوسی اور جواہر لعل نہرو کو روانہ کیے جانے والے خطوط کا سلسلہ یاد ہے جس میں اس الزام کو دور کرنے کی باتیں کہی گئیں تھی۔ اس کے علاوہ انھیں خوبصورت ستارے یعنی دلیپ کمار کے چہرے پر غم کے اثرات بھی یاد ہیں۔

میں اس کا ذکر کیا ہے۔ انھوں نے لکھا: 'ویر سنگھوی (اور میرے سابق شوہر) جن کے والد آنجہانی رمیش سنگھوی بھی دلیپ کمار کے حلقۂ ارباب میں تھے۔ وہ بتاتے ہیں میری بچپن کی پہلی یاد 'گنگا جمنا' کی ریلیز سے متعلق ہے، جسے سینسر بورڈ بغیر کاٹ چھانٹ کے ریلیز کی اجازت دینے کے لیے تیار نہیں تھا۔'

رمیش سنگھوی چونکہ وکیل تھے اس لیے دلیپ کمار نے اس فلم کے متعلق اُن سے رابطہ کیا اور ویر سنگھوی کے مطابق وہ دونوں اس فلم کو لے کر ہر شام بیٹھتے تھے اور اس پر غور کرتے تھے یہاں تک کہ انھیں اس فلم کے سارے مکالمے یاد ہو گئے تھے۔

ملاویکا لکھتی ہیں کہ حکومت ہند کے ساتھ دلیپ کمار کے معاملے کے بارے میں ویر کی دوسری یاد بہت سنگین ہے۔

ملاویکا لکھتی ہیں کہ ویر کے سامنے رفتہ رفتہ تھوڑی تھوڑی کہانی سامنے آنے لگی اور پتہ چلا کہ پولیس نے ایک نوجوان کو مبینہ طور پر پاکستان کے لیے جاسوسی کرنے کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ اس کی ایڈریس بک میں انھیں کئی نام ملے، جن میں دلیپ کمار کا نام بھی شامل تھا۔ اس انتہائی خفیف سے اشارے کی بنیاد پر، انھوں نے فیصلہ کر لیا کہ دلیپ کمار بھی شک کے دائرے میں ہیں اور ان کے گھر پر چھاپہ مارا۔

انھوں نے مزید کہا کہ 'میری تقریر پر خوب تالیاں بجیں اور مجھے خوشی محسوس ہوئی لیکن میری کامیابی کا مزہ وقتی تھا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ پولیس افسران کا ایک گروپ جائے وقوعہ پر پہنچا اور مجھے ہتھکڑیاں لگا کر کہا کہ مجھے میرے برطانوی مخالف خیالات کی وجہ سے گرفتار کیا جاتا ہے۔'

مشہور و معروف فلمساز اٹلی کمار کی اہلیہ پریہ اٹلی نے بطورِ پروڈیوسر فلم "بے بی جان" کے ذریعہ بالیووڈ میں کیا ڈیبیو!

حنان انصاری : تامل سینما میں بطور پروڈیوسر دو کامیاب فلمیں "سنکیلی بنکیلی کدھاوا تھورائے (2017)" اور "آندھا گھرم (2020)" میں دینے کے بعد، پاور ہاؤس کی جوڑی اٹلی اور پریہ اٹلی فلم "بے بی جان" سے بالی ووڈ میں ڈیبیو کر رہے ہیں۔ ان کے بینر 'اے فار ایپل پروڈکشنز' کے تحت تیار کی جانے والی اس ایکشن فلم کا بہت انتظار کیا گیا ہے جس میں ورون دھون مرکزی کردار میں ہیں اور اس کے ہدایت کار کلیس ہیں۔ فلم میں ایک ملٹی اسٹار کاسٹ شامل ہے اور یہ 25 دسمبر 2024 کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔ ریلیز سے پہلے، ٹیم نے ایک عظیم الشان تقریب کا اہتمام کیا جس میں پریہ اٹلی نے اس پروجیکٹ کے بارے میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ "ہم یہاں آکر بہت خوش ہیں کیونکہ یہ ہمارے لیے ایک خواب پورا ہونے جیسا ہے اور ہم ابھی اس میدان میں بچے ہیں اور یہ ہماری بالی ووڈ میں پہلی پیشکش ہے"۔ انہوں نے مراد کھیتانی اور مرکزی اداکار ورون دھون کا بھی شکریہ ادا کیا اور کہا، "میں مراد صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی، ہم نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے اور انہوں نے اس پروجیکٹ کو بڑی محبت سے سنبھالا ہے اب وہ ہمارے لیے ایک خاندان ہیں۔ ورون سر، ہم پر اعتماد کرنے کے لیے آپ کا شکریہ"۔ پریہ نے اپنے شوہر اٹلی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے انہوں نے پوری کاسٹ اور عملے کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کیا، خاص طور پر ڈائریکٹر کلیس، جنہیں انہوں نے "خاندان کا فرد" قرار دیا۔ اپنے اس سفر میں کلیس کے اہم کردار کے بارے میں بات کرتے ہوئے پریہ نے کہا، "ہمیں اپنے خاندان کے ممبر کلیس کو لانچ کرنے پر فخر ہے۔ وہ ہمارے دوست ہیں اور ہمارے پورے سفر میں ہمارے ساتھ رہے ہیں"۔

آیوشمان کھرانہ سب کے پسندیدہ کیوں ہے؟

تجزیہ ----- انصاری حنان احمد

بالی ووڈ کے سپر اسٹار اور یوتھ آئیکون آیوشمان کھرانہ نے اسکرین پر اور باہر اپنے کام کے ذریعے ایک تبدیلی آمیز تصویر بنائی ہے۔ ان کی برانڈ پارٹنر شپ ہوں جو ایک دیرپا تاثر چھوڑتی ہیں، جیسے بلغاری کا ڈایا اندھادھون میں ان کی نیشنل ایوارڈ یافتہ کارکردگی یا پھر ان کی دل کو چھو لینے والی شائریاں اور نظمیں، آیوشمان کے ہنر نے ایک الگ زمرہ بنایا ہے، جسے اب آیوشمان اسٹائل کہا جاتا ہے۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ہیومن برانڈز (IIHB) کے مطابق، آیوشمان سب سے زیادہ پیارے اور قابل اعتماد یوتھ آئیکن ہیں جو بہت ہی انوویٹیو ہیں۔ یہ اس کے برانڈ کی توثیق سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ آئیے جانتے ہیں کہ 'برانڈ آیوشمان کھرانہ' کو کیا خاص بناتا ہے۔

خلل ڈالنے والا: آیوشمان نے نہ صرف سینما میں بلکہ برانڈنگ میں بھی ایک اختراعی فنکار کے طور پر اپنی جگہ بنائی ہے۔ بیرونی ہونے کے باوجود انہوں نے اپنی شرائط پر کامیابی حاصل کی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ٹیکنالوجی سے آگے کی مہم چلانے والے برانڈز کے لیے پہلی پسند ہیں۔ انہوں نے اگوڈا کے لیے ایک AI سے چلنے والی ذاتی مہم چلائی، جس میں ان کی ایک ویڈیو کو جنریٹو AI کی مدد سے 200 مختلف ویڈیوز میں تبدیل کیا گیا۔

سماجی بیداری کے رہنما: آیوشمان سماجی بیداری سے متعلق مہموں میں سب سے زیادہ بھروسہ مند چہرہ بن کر ابھرے ہیں۔ انہوں نے این ڈی ٹی وی سوچھ بھارت ابھیان کے ذریعے ملک بھر میں صفائی کا پیغام دیا۔ میٹا نے اسے اپنی WhatsApp مہم کے لیے منتخب کیا، جس میں سائبر سیکیورٹی پر زور دیا گیا تھا۔ Birla Brainiacs کے ساتھ شراکت میں وہ بچوں کی تعلیم اور اپ اسکلنگ پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

صداقت اور میراث کی تعمیر: آیوشمان نے اپنے کام سے دکھایا ہے کہ وہ سماج کو بہتر بنانے کے لیے اہم مسائل پر کھل کر بات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے یونیسیف کے قومی سفیر کے طور پر کرکٹ لیجنڈ سچن ٹنڈولکر کے ساتھ کام کر کے ہندوستان کے ضرورت مند بچوں کی مدد کی۔ اپنی صداقت کی وجہ سے وہ 9 معروف برانڈز کی نمائندگی کرتے ہیں جیسے بلگاری، کٹ کیٹ، جے ایس ڈبلیو پینٹس وغیرہ۔ آج آیوشمان کھرانہ کل 20 برانڈز کی تشہیر کر رہے ہیں۔ ان کی مقبولیت، صداقت اور جدت نے انہیں ہر برانڈ کا پسندیدہ بنا دیا ہے۔

ونیت کمار سنگھ کی ۲۰۲۵ء کے لیے فلموں کی دلچسپ لائن اپ: ان کی فنکاری کا ثبوت

ڈرامہ سے تھرلر تک ونیت کمار سنگھ کی 2025 میں سب سے زیادہ منتظر فلمیں متنوع کرداروں اور منصوبوں کے ساتھ 2025 کے لیے تیار ہیں ونیت۔ ونیت کمار سنگھ، جو اپنے ہر کردار میں جان ڈالنے کی صلاحیت کے لیے جانے جاتے ہے، جو اب آئندہ 2025 کو اپنا سب سے اہم سال بنانے کے لیے تیار ہیں، اداکار تاریخی مہاکاوی سے لے کر جدید تھرلرز تک سامعین کو تجسس میں مبتلا رکھنے کا وعدہ کر رہے ہیں،

سپر بوائز آف میلگاؤں:

49 ویں ٹورنٹو انٹرنیشنل فلم فیسٹیول میں شاندار کارکردگی اور 2024 ریڈ سی فلم فیسٹیول میں مقابلہ کرنے کے بعد، سپر بوائز آف میلگاؤں نے ونیت کو بالکل نئے اوتار میں پیش کیا۔ چنچل اور ہلکے کردار اس کی شدید کارکردگی سے متصادم ہے جس کی وجہ سے یہ فلم مداحوں کی پسندیدہ بننے کی ایک مضبوط دعویدار ہے۔

میچ فکسنگ:

میچ فکسنگ میں ونیت بدعنوانی اور سازشوں کے جال میں پھنسے ایک پرعزم فوجی افسر کا کردار ادا کر رہے ہیں، سسپنس اور اونچے داؤ سے بھری، یہ فلم پہلے ہی اپنی سنجیدہ کہانی کے لیے گونج پیدا کر رہی ہے، جس میں ونیت کی پاور ہاؤس پرفارمنس ایک اہم بات ہے۔

سایہ:

ونیت نے چھاوا کے ساتھ ایک تاریخی ایکشن فلم میں قدم رکھا ہے، ایسی فلم جو ایک بار پھر اپنی استعداد کو ظاہر کرنے کا وعدہ کرتی ہے۔ ڈرامائی تاریخی پس منظر پر مبنی، ونیت کا کردار ان کی اب تک کی سب سے متاثر کن پرفارمنس میں سے ایک ہونے کی امید ہے، جس سے ان کے کیریئر میں ایک اور سنگ میل کا اضافہ ہوگا۔

جاٹ:

2025 کے سب سے زیادہ زیر بحث پروجیکٹ میں سے ایک ہے، جاٹ میں ونیت کمار سنگھ اور ایکشن آئیکون سنی دیول ایک ساتھ نظر آئیں گے، یہ فلم ایک ہائی اینرجی پر مبنی پین انڈیا پروجیکٹ ہے جو ایک شدید کہانی اور متحرک پرفارمنس ہونے کا اشارہ دے رہی

رنگین:

ونیت ایک تفریحی ڈرامہ تھریلر سیریز رنگین کے ساتھ OTT پلیٹ فارم پر دھوم مچانے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ اگرچہ پروجیکٹ کی تفصیلات کو خفیہ رکھا گیا ہے، لیکن اس کے دلچسپ عنوان اور ونیت کی شمولیت نے پہلے ہی سامعین کی دلچسپی کو بڑھا دیا ہے۔ اس لسٹ میں اور بھی بہت سی فلمیں ہیں اور ونیت نے کچھ دلچسپ اعلانات کا اشارہ دیا ہے جو شائقین کو پرجوش کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ونیت جو عمدہ اداکاری کے لیے جانے جاتے ہیں، ان تمام پروجیکٹس کے ساتھ اپنی پہلے سے متاثر کن فلموگرافی میں نئی جہتیں شامل کرنے کے لیے اب اور بھی تیار ہیں۔

آگرہ روڈ برج کے نیچے بروقت مانوسماچار، حفاظت گروپ کی توجہ سے عوام کو راحت

(پریس ریلیز) آگرہ روڈ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ رحمہ کے نام سے منسوب برج کے نیچے ملن ہوٹل کے سامنے بیچ راستے میں نالے کا ڈھکن ٹوٹنے کی وجہ سے راہگیروں کو بے انتہا تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا قلب شہر کے اس علاقے میں جے، اے، ٹی اسکول، اے، ٹی، ٹی اسکول، 14 نمبر اسکول، 62 نمبر اسکول بھنگار بازار، مچھلی بازار، قدوائی روڈ بس اسٹینڈ وغیرہ اسی راستے پر ہیں اس کے علاوہ روزانہ ہزاروں اسکول کے طلبہ وطالبات کا گزر اسی راستے سے ہوتا ہے حال ہی میں اس جان لیوہ گھڑے کی وجہ سے بائک، رکشا، بزرگ وغیرہ حادثے کا شکار ہو چکے ہیں ان تکالیف کو دیکھتے ہوئے مشہور ناظم مشاعرہ اطہر طالب کی خصوصی توجہ، مانوسماچار ڈائریکٹر انور خان اٹوفشر اور حفاظت گروپ کے صدر محمد عارف نوری وغیرہ نے بروقت کارپوریشن آفیسران کو فون کر کے اس معاملے سے آگاہ کیا اور فوری کاروائی کا مطالبہ کیا کام نا ہونے کی صورت میں سخت احتجاج کا انتباہ دیا ان احباب کی کاوشوں سے دوسرے دن ہی کارپوریشن کی جانب سے ڈھکن کو درست کر دیا گیا ایسی تحریری اطلاع مولانا عبدالرشید مجددی کے ذریعے موصول ہوئی۔

”پیچ سمندر ساحل“ نوجوان شاعر محسن ساحل کے کلام کا پہلا شعری مجموعہ منظر عام پر

محسن ساحل کی شاعری میں جدیدیت اور کلاسیکیت کا حسین امتزاج محسوس ہوتا ہے: ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی

ممبئی: (نعیم شیخ) بعنوان ’پیچ سمندر ساحل‘ نوجوان شاعر محسن ساحل کے کلام کا پہلا شعری مجموعہ منظر عام پر آیا۔ رسم اجراء کی اس شاندار تقریب کی میزبانی کے فرائض فاروق سید (مدیر گل بوٹے) نے ادا کیے۔ ”پیچ سمندر ساحل“ کا اجراء اردو کی معروف شاعرہ و سابق صدر شعبہ اردو ممبئی یونیورسٹی ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی کے ذریعے عمل میں آیا۔ اس انتہائی خوبصورت ادبی تقریب میں ممبئی کے اہم ادبی و تعلیمی تنظیموں سے وابستہ خواتین و حضرات نے شرکت کی۔ ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی نے اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ ”میں نے اس نوجوان شاعر محسن کے مجموعہ کلام کو بے ہودگی اور آلودگی سے پاک پایا ہے۔“ ان کے کلام میں سلیس مگر معیاری زبان کا استعمال کیا گیا ہے اور ایک شاعر کے مخفی درد وکرب کو خوبصورتی کے ساتھ غزلوں میں ڈھالا گیا ہے۔ مجھے آج اس محفل میں ممبئی کے ادبی مستقبل کو لے کر اطمینان ہو گیا ہے اور اپنے کئی شاگردوں کو ممبئی کے ادبی افق پر اہم مقام پر فائز دیکھ کر یہ احساس ہوا ہے کہ میری محنت رائیگاں نہیں گئی ہے۔“ اس تقریب کے صدر خان نوید الحق (اسپیشل آفیسر اردو، بال بھارتی، پونہ) خان نوید الحق نے محسن ساحل کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کے اولین شعری مجموعہ کی پذیرائی کرتے ہوئے کتاب کا ایک نسخہ پانچ ہزار روپے کی اعزازی قیمت میں خریدا اور انھیں کے ساتھ ساتھ دیگر گیارہ محبان اردو نے اسی اعزازی قیمت پر محسن ساحل کی کتاب خریدی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا بعد ازاں عظمی فردوس اور شبانہ شیخ نے محسن ساحل کی لکھی ہوئی حمد اور نعت پیش کی۔ اس اہم ادبی محفل کے میزبان فاروق سید نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ محسن ساحل کی اس کتاب کا اجراء شہر کی کئی اہم ادبی تنظیمیں کرنا چاہتی تھیں مگر میری یہ خوش قسمتی ہے کہ قرعہ میرے نام نکلا۔ نوجوان افسانہ نگار وسیم عقیل شاہ نے محسن ساحل کا شخصی تعارف پیش کرتے ہوئے ان کے تعلیمی وسماجی پس منظر کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ واضح کیا اور ان کے ادبی سفر کی روداد کو مختصراً بیان کیا۔ فرید احمد خان (صدر اردو کارواں) نے پروگرام کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ اردو کارواں کے آٹھ سالہ کامیابی کے سفر میں محسن ساحل کا نمایاں اور کلیدی کردار رہا ہے اور اردو کارواں کی پوری ٹیم ان کی ادبی زندگی کے اس سنگ میل کو پار کرنے پر دلی مبارک باد پیش کرتی ہے۔ مہمان خصوصی حامد اقبال صدیقی نے اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ محسن ساحل کے کلام میں بے معنی و بے ہنگم الفاظ کا استعمال نہیں ہے کہ جس کا شکار ہماری بیشتر نوجوان شعراء کی نسل ہو چکی ہے کہ جو زیادہ سے زیادہ مشاعرہ پڑھنے کے چکر میں انتہائی سطحی قسم کے کلام پیش کر داد تحسین بٹور رہے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ مشاعروں کو خالص کیا جائے اور ان کے شاندار ماضی کو بحال کیا جائے۔ ڈاکٹر قاسم امام نے جہاں ایک طرف محسن ساحل کی شاعری پر بات کی دوسری طرف انہوں نے اس بات کا بھی احاطہ کیا کہ محسن ساحل محض شاعری یا غزلوں کو رقم کرنے تک ادب کی آبیاری نہیں کر رہے ہیں بلکہ اردو کارواں اور دیگر ادبی تقریبات میں شرکت کر کے اپنے سماجی فرائض کو بھی انجام دے رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مختصر سے وقت میں وہ اپنی ایک منفرد شناخت بنانے میں محسن کامیاب ہوئے ہیں۔ جاوید انصاری (صدر اردو یونین ممبئی) نے محسن ساحل کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کی خدمت میں پانچ ہزار روپیوں کا چیک اعزازی طور پر پیش کیا۔ معروف گلوکارہ شبانہ شیخ اور اشرف شیخ نے محسن ساحل کی لکھی ہوئی غزلوں کو اپنی خوبصورت آواز میں پیش کر کے محفل کو خوبصورت اور یادگار بنا دیا۔ شہر ممبئی کے اہم شعراء جن میں قاسم ندیم، ڈاکٹر ذاکر خان ذاکر، تبسم ناڈکر، اعجاز ہندی، تابش رامپوری، مقصود آفاق وغیرہ شامل تھے اور اساتذہ کی تنظیموں کے نمائندے جن میں عبدالحلیم سر، شریف سر وغیرہ شامل تھے۔ اس کے علاوہ کئی پرنسپل سابق پرنسپل اور اساتذہ اور محبان اردو شامل تھے۔ پروگرام میں سبھی مہمانوں کی تہنیت کی گئی اور اسلام جم خانہ کے صدر ایڈوکیٹ یوسف ابرانی اور ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی کی خاص طور پر صدر اردو کارواں کی جانب سے مومینٹو پیش کر تہنیت کی گئی۔ اس محفل کی نظامت انتہائی خوبصورت اور دل پذیر انداز میں خالد سر نے کی، رسم شکریہ فرید احمد خان نے ادا کی۔

چھٹا نعمان امام تحریری وتقریری مقابلوں میں تھانہ میونسپل اسکول نمبر-۱۲۵ کی نمایاں کامیابی

تھانہ (فردوس مقادم): یونیک ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام اور اردو لٹریری فورم کے بینر تلے چھٹا سالانہ نعمان امام بین المدارس تحریری و تقریری مقابلے کا انعقاد ڈاکٹر اسد اللہ خان انگلش ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج میں کیا گیا۔ ان مقابلوں کے تقسیم انعامات کا پروگرام آج بتاریخ ۲۱ر دسمبر کو کیا گیا تھا۔ اس جلسے کی صدارت سینیئر صحافی عزیز برنی نے کی، جبکہ مہمان اعزازی سعید حمید اور مہمان خصوصی کے طور پر پروفیسر جمیل کامل اور ڈاکٹر عبدالماجد انصاری نے شرکت کی۔ اس تقریب تقسیم انعامات کی نوعیت کچھ اس طرح تھی۔ تقریری مقابلے کو دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا: سینئر گروپ (ہشتم نہم، دہم، یازدہم اور دوازدہم) جونیئر گروپ (پنجم ششم اور ہفتم) ان کے علاوہ تھانے میونسپل کارپوریشن کے اسکولوں کے خصوصی انعام کا بھی اعلان کیا گیا۔ ان مقابلوں تھانہ میونسپل کارپوریشن کی اسکول نمبر-۱۲۵ شملہ پارک اس اسکول کے طلباء وطالبات نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ان مقابلوں میں تھانے میونسپل اسکول زمرہ میں جونیئر گروپ سے اسکول ھذا کی جانب سے اسامہ محمد زید (ہفتم جماعت) کے طالب علم کو تحریری مقابلے میں حوصلہ افزائی کے انعام پیش کیا گیا اور تھانے میونسپل اسکولوں کے گروپ میں اول انعام محترم سعید حمید سیر کے دست مبارکہ سے نوازا گیا- سینئر گروپ میں تقریری مقابلے میں محمد بلال محمد نعمت اللہ (ہشتم) کے طالب علم کو اول انعام سے نوازا گیا۔ ساتھ ہی تقریری مقابلے میں اسکول کو اول انعام محترم عزیز برنی صاحب سیر صحافی اور مصنف کے ہاتھوں سے نوازا گی اس طرح اسکول نمبر ۱۲۵ کو کل پانچ انعامات حاصل ہوئے۔ ان مقابلوں کی تیاری کے لیے انیس بیلدار انچارج صدر مدرس کی رہنمائی میں جونیئر گروپ کو تیار کرنے کی ذمہ داری مختار عطار، ثمینہ پروین، آصف انصاری، آمنہ شرین، نہیا شیخ، نوید احمد خان، نمرہ شیخ مظفر حسین اور رضوانہ شیخ اسی طرح سینئر گروپ کی تیاری کی ذمہ داری تنویر مرزا، نشاط انجم، آصف سیدان اساتذہ نے بخوبی نبھائی۔ طلبہ کی اس بہترین کارکردگی پر والدین نے اساتذہ اور طلبہ کو مبارکباد پیش کی۔

یہ کتابوں سے عشق کی آخری صدی نہیں ہے، جو لوگ دنیا پر حکمرانی کر رہے ہیں انکے ہاتھوں میں کتابیں نظر آتی ہیں

یکم جنوری سے مالیگاؤں میں سات روزہ اُردو کتاب میلہ، عوام اپنے اندر مطالعہ کا شوق پیدا کریں

مالیگاؤں: (خیال اثر) مطالعہ کے ذریعے انسان علم ونظر کے نئے آفاق سے روشناس ہوتا ہے۔ کتابوں سے رشتہ جڑا رہنا زمانے اور نئی نسل کی ضرورت ہے۔ مطالعہ ایک جامعہ نظام زندگی کو بہتر بنانے کیلئے ضروری ہے۔ کتاب میلہ اس لیے منعقد کیا جا رہا ہے کہ انسان مطالعہ کو شوق پیدا کریں تاکہ ہم کتابوں سے علم حاصل کریں۔ تہذیب، شعور اور ادب مطالعہ سے آتا ہے۔ بے علم و بے مطالعہ انسان درخت سے گرے پتے کی طرح ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہماری ہدایات کیلئے قرآن کریم اتاری ہیں۔ یہ کتابوں سے عشق کی آخری صدی نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اتارا ہے تو ہر زمانے میں کتاب رہیگی۔ علم کا فیض جاری رہیگا۔ اس طرح کے جملوں کا اظہار اردو میڈیا سینٹر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے شہر عزیز کے مشہور عالم دین حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی دامت برکاتہم نے کیا۔ موصوف نے کہا کہ مالیگاؤں شہر علم والوں کا شہر ہے۔ ہمارے شہر کے کچھ لوگ کتاب نہیں پڑھتے تو وہ کم از کم شامنامہ تو پڑھتے رہتے ہیں۔ یعنی یہاں مطالعہ کا شوق برقرار ہے۔ اس کو آگے بڑھانے کیلئے اردو کتاب میلہ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر میں شہر کے عصری و دینی مدارس وتعلیم گاہوں میں علم حاصل کرنے والے طلباء اور عوام اس کتاب میلے سے استفادہ کریں۔ علم کا جس قوم سے رشتہ مضبوط ہوتا ہے وہ سر اٹھا کر جیتی ہے ورنہ سر اٹھانے کے لائق نہیں رہتی۔ شہر کے تمام تعلیمی اداروں اور انکے ذمہ داروں سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب میلہ کو آباد رکھیں اور کتابوں کو خرید کر اپنے بچوں میں مطالعہ کی عادت ڈالیں۔ جو لوگ دنیا پر حکمرانی کر رہے ہیں انکے ہاتھوں میں کتابیں نظر آتی ہیں جبکہ یہ ہمارا کام ہے کہ ہم مطالعہ کریں اور دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کریں۔ مولانا عمرین محفوظ رحمانی نے کہا کہ اس کتاب میلہ میں مذاکرہ، نعت، تقریر، کلچرل پروگرام بھی ہونگے۔ لہٰذا عوام اس کتاب میلہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ محبان اردو کو یہ اطلاع دیتے ہوئے بے انتہا مسرت ہو رہی ہے کہ 1 تا 7 جنوری 2025 سٹی کالج نیو کیمپس المعروف مراٹھا اسکول کے وسیع وعریض کیمپس، اے ٹی ٹی ہائی اسکول کے بازو میں اُردو کتاب میلہ کا انعقاد ہوگا۔ واضح رہے مالیگاؤں اُردو کتاب میلہ انجمن محبان اردو کتب کے زیر اہتمام، ادارہ صوت الاسلام اور مہاتما گاندھی ویدیا مندر المعروف سٹی کالج ان دو اداروں کے اشتراک سے عمل میں آئے گا۔ اس طرح کی تفصیلات سلیم رحمانی نے دی۔ موصوف نے کہا کہ اس کتاب میلہ میں ثقافتی پروگرام بھی منعقد کئے جائیں گے۔ موصوف نے اُردو میڈیا سینٹر پر منعقدہ پریس کانفرنس سے آج بروز اتوار 22 دسمبر 2024 دوپہر 3 تین بجے کیا ہے۔ اس موقع پر رضوان خان سر نے کہا کہ سٹی کالج نے اپنی جگہ مفت میں فراہم کی۔ رضوان سر نے کہا اردو کیلئے سٹی کالج نے مالیگاؤں میں ایک تاریخی خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ شہر میں ڈاکٹر، ٹیچر، وکیل، صحافی، انجینئر اور شاعر و ادیب بھی سٹی کالج کی دین ہے۔ رضوان سر نے کہا کہ شہر میں اردو کی ترویج کیلئے سٹی کالج نے کیا ہے۔ مشاعرہ، ادبی نشست، ادبی پروگرام بھی سٹی کالج کی دین ہے۔ انہوں نے اردو کیلئے ہمیشہ سٹی کالج کی خدمات جاری کرنے کا اعلان کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر مبین نذیر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سٹی کالج نے نصف صدی کے عرصے میں مالیگاؤں کو سیاسی، سماجی، ادبی وثقافتی تہذیب سکھائی ہے۔ سٹی کالج کی تعلیمی سرگرمیوں کو یونیورسٹی لیول پر قبول کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم مالیگاؤں شہر میں طلبا کو سرچ کلچر سے واقف کروا رہے ہیں تاکہ طلباء میں اردو پڑھنے لکھنے کے عادی بن جائیں۔ اسی مقصد کو عوامی سطح پر بھی منعقد کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہیں۔ اردو کتاب میلہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں سٹی کالج بھی اپنا تعاون پیش کر رہی ہیں۔ اس پریس کانفرنس میں مولانا عمرین محفوظ رحمانی، سلیم رحمانی، سٹی کالج کے پروفیسر رضوان خان سر، پروفیسر مبین نذیر سر، انجمن محبان اردو کتب کے سرپرست یاسین سر، وسیم رضوی اور دیگر اہم ذمہ داران موجود تھے۔

ممبئی میونسپل اردو اسکولز (ایل وارڈ، کرلا) قابل مبارکباد

تمام صدور کی خدمت میں کیلنڈر اور افسران کو ڈائری دی گئی

ممبئی: (نمائندہ) مورخہ 21 دسمبر 2024 کو چند احباب کی مثبت سوچ اور قابل قدر کارروائی نے یہ ثابت کر دیا کہ تعلیمی میدان میں کاموں کے تناؤ بھرے ماحول کو کس طرح سے خوشگوار انداز میں روبہ عمل لایا جا سکتا ہے۔ جی ہاں موہیلی ویلیج میونسپل اردو اسکول میں ایل وارڈ، کرلا کی تمام میونسپل اردو اسکولوں کے صدر مدرسین کی ایک میٹنگ بیٹ آفیسر کے ذریعے منعقد کی گئی جو کہ معمول کا ایک حصہ ہے لیکن اس میٹنگ کو جس خوشگوار انداز میں نہرو میونسپل اردو اسکول نمبر ایک کے ہیڈ ماسٹر اور کارگزار بیٹ آفیسر جنید سر نے وارڈ کے فعال ٹیچر شیخ تسلیم سر، محسن سر، موہیلی ویلیج اردو اسکول نمبر دو کے انچارج قادری عبدالکریم سر اور موہیلی ویلیج اردو سکول نمبر ایک کی صدر مدرسہ شگفتہ میڈم کی مدد سے مرتب کیا، وہ قابل تحسین ہے۔ اس میٹنگ کی خصوصیت یہ رہی کہ یہ نشست ایک خوبصورت پروگرام میں بدل گئی، جس میں حال ہی میں ایل وارڈ کرلا سے تبادلہ ہو کر گئے ہردل عزیز بیٹ آفیسر شیخ اقبال کی ایل وارڈ میں کی گئی کارگزاری پر تمام ہی صدور نے شکر گزاری کے طور پر اپنی تہنیت پیش کی اور موجودہ بیٹ آفیسر جنید سر کی موثر اور جامع ہدایت کے بعد انہیں تعلیمی میدان میں ہر ممکن مکمل تعاون دینے کا وعدہ کیا۔ اقبال شیخ (بیٹ آفیسر) نے بھی اپنی پر مغز تقریر میں حالات حاضرہ اور اس کے تقاضے کی روشنی میں تعلیمی میدان میں کاموں کی ضرورت اور اہمیت اور طریقہ کار پر روشنی ڈالی۔ مذکورہ نشست (پروگرام) کا آغاز خالد فتح محمد سر انچارج سنگھرش نگر میونسپل اردو اسکول کی تلاوت وترجمہ کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد اپنے تمہیدی بیان میں خالد سر نے ناصحانہ اور مدلل انداز میں قران وحدیث کی روشنی میں اساتذہ اور خصوصاً صدر مدرسین سے پر اثر گفتگو کی۔ آخر میں شیخ تسلیم سر کے ذریعے شکریہ کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا اور آل انڈیا ائیڈیل ٹیچر اسوسی ایشن (آئیٹا) مہاراشٹر کی جانب سے تمام صدور کو کیلنڈر اور افسران کو ڈائری تحفہ میں دی گئی، اس موقع پر آئیٹا ممبئی ڈویژن کے مبین سر اور سیکریٹری اکرم جمشید خان بھی شریک رہے۔

لکھنؤ کی بینک میں نقب زنی: دیوار پھاند کر چوروں نے ۴۲ لاکرز توڑے، لاکھوں کا مال لوٹ کر لٹیرے فرار

لکھنؤ: لکھنؤ میں پولیس کی بڑی لاپرواہی سنیچر کی رات اس وقت سامنے آئی جب نقب زنوں نے مٹیاری چوراہے پر واقع انڈین اوورسیز بینک کی دو دیواریں توڑ کر 42 لاکرز کاٹ دیے۔ ساڑھے تین گھنٹے میں لاکر میں رکھا لاکھوں روپے مالیت کا سامان (زیورات اور نقدی) لے کر فرار ہو گئے۔ اطلاع ملتے ہی ڈی سی پی ایسٹ ششانک سنگھ، اے ڈی سی پی پنکج سنگھ سمیت آس پاس کے تھانوں کی پولیس فورس پہنچی اور جانچ شروع کی۔ انڈین اوورسیز بینک مٹیاری چوراہے کے قریب واقع ہے۔ اتوار کی دوپہر 1.30 بجے بینک کے ساتھ والے دکان کے مالک ظفر نے دیوار توڑ کر چوری کی اطلاع پولیس کو دی۔ پولیس کی جانچ میں پتہ چلا کہ بدمعاش بینک کے پیچھے خالی پلاٹ سے داخل ہوئے تھے۔ اس کے بعد چار بدمعاش گیس کٹر سے بینک کی دیوار کاٹ کر اندر داخل ہوئے۔ پھر بینک میں نصب سینسر کی تاریں کاٹ دیں۔ اس کے بعد وہ کونے سے لاکر روم کی دیوار کاٹ کر اندر پہنچے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق بدمعاشوں نے کٹر سے کل 42 لاکرز کاٹ کر ان میں رکھا لاکھوں روپے کا مال لے اڑے۔ پولیس کی تفتیش کے مطابق سی سی فوٹیج میں چار بدمعاش کیمرے میں قید ہوئے ہیں۔ ساتھ ہی اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ تین سے چار لوگ باہر موجود تھے اور ان پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ ڈی سی پی ایسٹ نے کہا کہ بینک منیجر ستیند رسنگھ کی شکایت پر مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

ممبرا: چھٹا.. نعمان امام بین المدارس تحریری وتقریری مقابلہ اور جلسہ تقسیم انعامات

ممبرا (حسین سلطان): ڈاکٹر اسد اللہ خان انگلش ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج میں، یونیک ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام اردو لٹریری فورم کے بینر تلے جاری تقریبات ”بیاد نعمان امامؒ“ کے دوران اسکولوں اور کالجوں کے طالب علموں کے مابین اردو اور انگریزی زبان میں تحریری وتقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ اس چھٹے نعمان امام بین المدارس تحریری وتقریری مقابلوں میں ممبئی و مضافات بالخصوص کلیان، بھیونڈی، رابوڑی، ممبرا اور جوگیشوری کے اردو اور انگریزی میڈیم کے 57 اسکولوں سے تقریباً 437 طلبا وطالبات کی کثیر تعداد نے جوش وخروش سے حصہ لیا اور فن تحریر وتقریر میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ اس دو روزہ تقریب میں بتاریخ 15 دسمبر بروز اتوار تحریری مقابلے اور 21 دسمبر بروز سنیچر کو بالترتیب جونیئر وسینئر گروپس کے تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔ تقریری مقابلوں کا آغاز صبح ٹھیک پونے نو (8:45am) بجے ہوا، جو دوپہر ڈھائی (2:30pm) بجے تک جاری رہا۔ دوپہر تین بجے تقسیم انعامات کا سلسلہ شروع ہوا۔ عبدالرحمن بن سعد اللہ کی تلاوت قرآن پاک کے بعد انچارج پرنسپل ضیاء اللہ خان نے افتتاحی کلمات میں نعمان امام اور اردو لٹریری فورم کا تعارف پیش کرتے ہوئے پروگرام کے غرض وغایت بیان کئے اور مجلس میں موجود مہمانان اور شرکاء مقابلہ کو اھلاً وسہلاً ومرحبا کہا۔ جلسہ گاہ میں ڈاکٹر اسد اللہ خان (بانی، پرنسپل و ماہر تعلیم) کے ذریعے مہمانوں کا استقبالیہ اور تقسیم انعامات سے قبل اردو اور انگلش میڈیم کی سات بہترین تقاریر کو ناظرین کے سامنے دوبارہ پیش کیا گیا۔ جلسے کی صدارت عزیز برنی (سینئر صحافی وادیب) نے فرمائی۔ مہمان خصوصی سعید حمید (سینئر اردو صحافی)، مہمان اعزازی ڈاکٹر عبدالماجد انصاری (پرنسپل، حسنہ عبدالملک مدو منس ڈگری کالج، کلیان)، عثمان شیخانی (سی۔ای۔او، پٹیل ہائی اسکول، ممبرا)، مشتاق کپاڈیہ (ٹرسٹی، جینیس اسکول)، ڈاکٹر سید کمال انظر چیئرمین (ٹرسٹی، الہدایہ پبلک اسکول)، عبدالسلام منورے، نسرین اسلم شیخ، ایڈوکیٹ نصرت اور فرحان عبدالغنی نے جلسے کو رونق بخشی۔ شریک مقابلہ طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے اسٹیج پر موجود دیگر شخصیات میں مشتاق پٹھان (سی آر سی، ٹی۔ایم۔سی اسکول)، سید جاوید (سی آر سی، ٹی۔ایم۔سی اسکول)، عمران محمد علی فرید، عبدالرحیم ابودانیال، اعجاز انصاری، نبیل قاضی، نیلوفر اُلڈے اور شہر کی معزز شخصیات موجود تھیں۔ جلسہ تقسیم انعامات میں طلبہ طالبات میں بالترتیب اردو اور انگریزی میڈیم کے انعام یافتگان میں کل پچاس انعامات تقسیم کئے گئے۔ جس میں اول، دوم، سوم اور ترغیبی انعامات میں ٹرافی اور سندات کے ساتھ 1000، 750، 500 روپے بطور نقد انعام اور اسکول ٹرافی سے نوازا گیا۔ اردو زبان میں مقابلے کے منصفین کے فرائض منتظم الاسلام ندوی (اورنگ آباد)، عبدالرحیم انصاری (انجمن اسلام)، انیسہ حبیب اللہ انصاری (انجمن اسلام) اور فردوس عاصم شیخ (انجمن اسلام) نے انجام دیے اور انگریزی زبان میں مقابلے کے منصفین کے فرائض قادری سمیہ محمد اعزاز، ایمان محمد اظہار شیخ، شگفتہ احمد خان اور الدے نیلوفر عادل نے انجام دیئے۔ مقابلے میں شریک مختلف زبانوں کے گروپ کے طلبہ وطالبات کے لیے جونیئر اور سینئر گروپ کے لیے تحریری وتقریری مقابلوں میں علیحدہ علیحدہ اول، دوم، سوم اور ترغیبی انعامات کے ساتھ اسکول ٹرافی سے بھی نوازا گیا۔ ٹی ایم سی اسکولوں کے طلباء کی صلاحیتوں کو مزید پروان چڑھانے کی غرض سے مقابلے میں شریک ٹی ایم سی کے 14 اسکولوں کے شریک مقابلہ طلبہ کے مابین تحریری وتقریری مقابلوں میں اول، دوم، سوم اور حوصلہ افزائی کے خصوصی انعامات سے بھی سرفراز کرتے ہوئے اسکول ٹرافی سے بھی نوازا گیا۔ صدر جلسہ عزیز برنی صاحب (ممتاز صحافی وادیب) نے طلباء کی صلاحیتوں کو ابھارنے اور ان میں مقابلے کا جذبہ اور اعتماد پیدا کرنے کی اس کوشش کے بابت ڈاکٹر اسد اللہ خان انگلش ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے پرنسپل ڈاکٹر اسد اللہ خان اور منتظمین مقابلہ وجلسہ کے کاموں کو سراہتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ مہمان خصوصی سعید حمید صاحب (سینئر اردو صحافی و ادیب) نے نعمان امام کے ماضی کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اپنے زمانے کے شعلہ بیاں مقرر نعمان امام نے مہاراشٹر کالج میں انعامات کا ڈھیر لگا دیا تھا۔ ممبئی مضافات میں کوئی ایسا تقریری مقابلہ نہ تھا جہاں نمان امام کی شعلہ بیانی کی دھاک نہ تھی۔ اپنے زمانے کے بہترین مقرر اور لکھاری تھے۔ آج ان کی یاد میں یہ نعمان امام انٹر اسکول تحریر تقریری مقابلہ ڈاکٹر اسد اللہ خان صاحب کا ناقابل فراموش عمل ہے جو نعمان امام کے فن وصلاحیتوں کی یاد دلاتا رہے گا۔

آج 22 دسمبر کو ہم نے میرا روڈ میں واقع اپنے بھارتی ٹرسٹ کے دفتر میں اجوا ہسپتال کے اشتراک سے ایک میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا تھا، ڈاکٹر پروین صبا (ماہی امراض اور نسوانی ماہر) اور ڈاکٹر نیہا گوتم (طب) بھی شامل تھے۔ یہ قابل ذکر بات تھی کہ بہت سے لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ ہم ایک بار پھر اجوا ہسپتال کے مینیجنگ ڈائریکٹر عمر پلاسہ اور شہنواز صدیق اور سماجی کارکن اشفاق شیخ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، اس کیمپ کا انعقاد فاروق خان نے کیا تھا جو این سی پی میرا بھندر کے رہنما بھی ہیں۔

ایم پی کا فون ریسیو نہ کرنا ایس پی کو مہنگا پڑا سونو نے کی شکایت

پر چیف سکریٹری کو نوٹس، حکومت سے وضاحت طلب

بیڑ: ۲۲ دسمبر (سراج آرزو) 9 دسمبر کو مساجوگ کے سرپنچ سنتوش دیکھ کو اغوا کیا گیا تو بجرنگ سونو نے نے فوری تحقیقات کے لیے اس وقت کے پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش بارگیر سے رابطہ کرنے کی حتی الامکان کوشش کی تھی تاہم بارگڑ نے سیاسی دباؤ کی وجہ سے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس معاملے میں سونو نے نے لوک سبھا اسپیکر کے سامنے بارگڑ کے خلاف تحریک داخل کی۔ جس پر ۱۸ دسمبر کو وزارت داخلہ کے ڈپٹی سکریٹری، وائلیشن اینڈ اتھکس ڈپارٹمنٹ نے مہاراشٹر حکومت کی چیف سکریٹری سوجاتا سونک کو ایک خط بھیج کر کاروائی کرنے کی ہدایت دی۔ واضح رہے کہ 9 دسمبر کو ایم پی بجرنگ سونو نے کو سرپنچ سنتوش دیشمکھ کے اغوا کے بارے میں معلوم ہوا۔ اس کے بعد ایم پی سونو نے نے ایس پی اویناش بارگر کو فون کیا اور پیغام بھیجے۔ بارگر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تاہم پولس سپرنٹنڈنٹ اویناش واضح رہے کہ ایسا اس لیے ہوا کیونکہ مذکورہ ملزم کا تعلق سیاسی جماعتوں سے تھا، اس لیے بجرنگ سونو نے نے 12 دسمبر 2024 کو لوک سبھا کے اسپیکر کو ایک استحقاق کی تجویز پیش کی۔ جس کے تحت تمام منسلک ثبوتوں کے ساتھ اس وقت کے ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش بارگڑ کے خلاف نااہلی کی تجویز پیش کی گئی۔ لوک سبھا کے اسپیکر نے فوری نوٹس لیا اور اس پر مرکزی محکمہ داخلہ کی توجہ مبذول کروائی۔ اس کے بعد وزارت داخلہ کے ڈپٹی سکریٹری، وائلیشن اینڈ اتھکس ڈپارٹمنٹ نے 18 دسمبر کو مہاراشٹر کی حکومت کی چیف سکریٹری ہوجاتا سونک کو ایک خط بھیجا ہے اور کارروائی کرنے کی ہدایت دی ہے۔

رئیس ہائی اسکول بھیونڈی کے ۶۵ رویں آل مہاراشٹر اُردو تقریری مقابلے کا شاندار انعقاد

بھیونڈی (شارف انصاری): سنیچر 21 دسمبر 2024 کو رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج، بھیونڈی کا 65 واں آل مہاراشٹر بین المدارس اردو تقریری مقابلے کا انعقاد سہ پہر تین بجے اسکول گراونڈ پر ہوا۔ اس اہم مقابلے کا اہالیانِ بھیونڈی اور محبانِ اردو کو شدت سے انتظار رہتا ہے جس میں بھیونڈی، ممبئی، ممبرا، ناسک، مالیگاؤں، دھولیہ، کولہاپور، بلڈھانہ، رائے گڑھ اور قرب وجوار کے اسکولوں کے طلبہ وطالبات شریک ہو کر اپنے فن خطابت کا اظہار کرتے ہیں نیز اپنی بے ساختہ تقریروں سے سامعین کا دل جیت لیتے ہیں۔ امسال بھی 35 اسکولوں سے طلبہ شریک ہوئے۔ صبح 9 بجے دو گروپ میں ابتدائی مقابلوں کا آغاز ہوا۔ گروپ الف کا مقابلہ جناب سروش عبداللہ بھورے کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس مقابلے کے جج تھے جناب مومن ریاض احمد، جناب ڈاکٹر ابو سعد اعجاز، جناب اقبال احمد انصاری اور گروپ ب کا مقابلہ مولانا مطیع الحق خان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جج تھے جناب عبدالروف شیخ، جناب عبدالمجید انصاری، اور خالد عبدالقیوم انصاری۔ دونوں گروپ کے ججوں نے دس، دس بہترین مقررین کا انتخاب حتمی مقابلے کے لیے کیا۔ حتمی مقابلہ منتخب 20 طلبہ کے بیچ اسکول گراؤنڈ پر سہ پہر تین بجے منعقد ہوا۔ اس مقابلے میں مہمان خاص کی حیثیت سے مینیجنگ ڈائریکٹر مولانا آزاد مائناریٹیز فائنانشل ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹیڈ ممبئی کے جناب غفار مخدوم موجود تھے۔ مہمان اعزازی کے طور انجینئر علیم عبدالقادر فوزی (فوزی اسوسی ایٹس) شامل ہوئے۔ مہمانان کے طور پر انجینئر دراج کا منکر، جناب اسلم پرویز (ڈرامہ نگار)، عبداللہ خان (سبکدوش صدر معلم) اور جناب شاداب رشید (مدیر نیا ورق، افسانہ نگار) موجود رہے۔ جناب اسلم پرویز، جناب عبداللہ خان اور جناب شاداب رشید نے فائنل مقابلے میں جج کا فریضہ بھی انجام دیا۔ اس موقع پر کے ایم ای سوسائٹی کے نائب صدر ایڈوکیٹ یاسین مومن، سکریٹری دانیال قاضی، خازن فہد بوبیرے، عبدالباسط پٹیل، رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے چیئرمین یاسر تاتلی، و دیگر عہدے داران وارکین سوسائٹی نے پروگرام کو رونق بخشی۔ ججوں کے فیصلے کے مطابق نیشنل اردو ہائی اسکول دھولیہ کے طالب علم عبداللہ مبین احمد کو اول انعام، رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج بھیونڈی کے طالب علم مومن محمد عمر محمد آصف کو دوم، پٹیل ہائی اسکول ممبرا، تھانے کی طالبہ انصاری امیمہ ماجد کو سوم انعام، اے ٹی ٹی ہائی اسکول مالیگاؤں کے طالب علم مومن عبدالرحمان وسیم اختر کو چہارم انعام اور مومن گرلز ہائی اسکول بھیونڈی کی طالبہ خان زینب محمد ظفر کو پنجم انعام کا حق دار قرار دیا گیا اور مہمانان کے ہاتھوں انعامات دیے گئے۔ علاوہ ازیں پانچ حوصلہ افزائی کے انعامات بالترتیب انصاری صافیہ گرلز ہائی اسکول کی طالبہ شیخ زینب عمر، رفیع الدین فقیہ بوائز ہائی اسکول کے طالب علم شیخ حسنین عمر، ہارون انصاری اردو ہائی اسکول مالیگاؤں کے شہیر انصر شہزاد عامر مومن، نیونیشنل اردو ہائی اسکول بھیونڈی کی طالبہ انصاری امینہ محمد طارق، ڈاکٹر علامہ اقبال اردو ہائی اسکول کرندواڑ، کولہاپور کی طالبہ آسیہ فیروز ملا کو دیے گئے۔ اس کے علاوہ بہترین مقرر، بہترین مقررہ اور بہترین مصنف کا بھی انعام دیا گیا۔ اس موقع پر خواتین وحضرات کی ایک بڑی تعداد مقابلے کے آغاز سے اختتام تک ان تقریروں سے محظوظ ہوتی رہی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک وترجمے سے ہوا۔ یاسر تاتلی نے افتتاحی کلمات ادا کئے اور مہمانوں کا تعارف واستقبال کیا۔ پرنسپل ضیاء الرحمن انصاری نے اسکول کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ مہمان خاص غفار مخدوم نے اپنے خطاب میں مقرر طلبہ اور ان کی رہنمائی کرنے والے اساتذہ کی خصوصی ستائش کی نیز مولانا آزاد مائناریٹیز فائنانشل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کی کارگزاریوں کی تفصیلی معلومات فراہم کی۔ اس موقع پر ایڈوکیٹ یاسین مومن اور دانیال قاضی نے بھی خطاب کرتے ہوئے پروگرام کو انتہائی کامیاب بتاتے ہوئے رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج کے پرنسپل ضیاء الرحمن انصاری اور ان کی ٹیم کو شاندار پروگرام کی پیش کش پر مبارکباد پیش کی۔ جج حضرات نے طلبہ کی بیباکی اور انداز بیان کو بے حد سراہا اور ان کی تیاری میں اساتذہ کے رول کو اہم بتایا نیز ان کی پرخلوص محنت پر مبارکباد پیش کی۔ جناب شاداب رشید نے نتائج کا اعلان کیا۔

بقیہ: وزیر داخلہ عوام سے

لیکن اگر بی جے پی اور ان کے لیڈر ایسے بیانات دے کر سماج میں تفریق پیدا کریں گے تو عوام اسے ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔ ہم ایسی حکومت اور ان کے لیڈروں کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ اس احتجاجی مظاہرے میں متعدد سماجی وسیاسی شخصیات کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ ان میں سادو کٹکے، پرکاش بھیڈرے، گوتم ساولے، شنکر واگھ، یوگیراج بھوسلے، کمار کامبلے، وجیر ملا، بھرت سنگھ، شہزاد شیخ، منوج تیواری، ریاض ملا، سنجے اپادھیائے، مرتضی انصاری، آکاش باگلے، انیل لونڈھے، اور دیگر شامل تھے۔ خواتین کی بڑی تعداد بھی احتجاج میں موجود تھی جن میں سولو چنا مہالسنگھ، کرونا شیخ، فریدہ شیخ، رادھیکا پوار، اور دیگر شامل تھیں۔

بقیہ: عبادت گاہ ایکٹ کی خلاف ورزی پر

اعجاز نقوی کی اس درخواست کے بعد ہری شنکر جین کی مشکلات میں اضافہ ہونا طے ہے کیونکہ سیکشن 6 میں ہری شنکر جین عبادتگاہ تحفظ ایکٹ کی خلاف ورزی میں ملوث پائے گئے ہیں۔ ممبئی ہائیکورٹ کے وکیل اعجاز نقوی نے ہری شنکر جین کے انٹرویو کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انہیں خواب آتے ہیں اور وہ سنگھرش اور تحریک چلانے کی دھمکی بھی دے چکے ہیں ایسے میں ان پر یو اے پی اے ایکٹ کے تحت بھی مقدمہ درج کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ غیر قانونی سرگرمیوں کے زمرے میں آتا ہے۔

بقیہ: گریش مہاجن، رادھا کرشن

نئی حکومت میں انہیں خوراک اور سول سپلائی کا قلمدان دیا گیا ہے، یہ دھننجے منڈے کے لیے ایک بڑا سیاسی دھچکا ہے۔ منڈے کی کابینہ میں شمولیت کی مخالفت کی گئی۔ دھننجے منڈے کی طرح ان کی کزن پنکجا منڈے کو بھی ماحولیات اور جانوروں کی فلاح وبہبود کے کم اہم قلمدان سونپے گئے ہیں، جنہیں پہلی بار بی جے پی کابینہ میں شامل کیا گیا تھا، ان کے پاس پبلک ورکس، جے کمار گور (دیہی ترقی)، این سی پی ہیں۔ مانیک راؤ کوکاٹے (زراعت)، باباصاحب پاٹل (کوآپریٹیو) نے مکرند پاٹل (بحالی امداد) جیسے اہم کھاتوں کو سونپ کر نئے چہروں کو موقع دیا۔ ہاں بی جے پی کے سینئر لیڈر چندرکانت پاٹل کو اچھا کھاتہ ملنے کی امید تھی۔ لیکن انہیں اعلیٰ اور فنی تعلیم کے پرانے محکموں اور پارلیمانی کاموں سے مطمئن ہونا پڑتا ہے۔ فرنویس حکومت میں پاٹل نے ریونیو، پبلک ورکس، کوآپریٹیو جیسے اہم عہدوں پر فائز رہے۔

ایچ جے تھیم کالج میں "علم ریاضی کا قومی دن" منایا گیا

(ظفر خان) اقرا ایجوکیشن سوسائٹی جلگاؤں کے زیر اہتمام ایچ جے تھیم آرٹس اینڈ سائنس کالج مہرون جلگاؤں ضلع میں شعبہ ریاضی کی جانب سے " کمیونٹی ڈے آف میتھمیٹکس " منایا گیا۔ اس موقع پر شعبہ ریاضی کے سربراہ پروفیسر سداشیو ڈ پکے نے ریاضی میں سری نواسا رامانوجن کے تعاون کی مکمل رہنمائی کی۔ کالج کے چھ طلباء نے رامانوجن کے کاموں پر ایک پروجیکٹ پیش کیا۔ پروگرام کی صدارت کالج کے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر چاند خان نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے کہا کہ طلباء ریاضی کے مواقع کو پہچانیں اور ریاضی کو دلچسپی سے سیکھیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر یوسف پٹیل، ڈاکٹر راجیش بھامرے، پروفیسر۔ ایم ایم قاضی، ڈاکٹر حفیظ شیخ، پروفیسر ڈاکٹر انجلی کلکرنی، پروفیسر ڈاکٹر کہکشاں انجم،، پروفیسر ڈاکٹر کلکرنی انجلی، پروفیسر۔ ڈاکٹر امین قاضی، اور شکریہ پروفیسر ڈاکٹر۔ راجو گوارے نے کیا۔